5

رسد
(SUPPLY)

کسی شے کی وہ مقدار جو فروخت کرنے والے کسی خاص قیمت پر بیچنے کے لیے تیار ہوں رسد کہلاتی ہے۔ گویا کسی شے کی رسد کا تعلق براہ راست آجر اور صنعت کار سے ہوتا ہے۔ اس لیے فروخت کار زیادہ منافع کمانے کی غرض سے قیمت بڑھنے کے ساتھ شے کی رسد بڑھا دیتا ہے اور قیمت کم ہونے پر شے کی رسد کم کر دیتا ہے۔ لہٰذا اشیا بیچنے والوں کے انہیں رویوں جو وہ قیمت میں تبدیلی کے ساتھ اشیا کی رسد کو کم یا زیادہ کر کے اختیار کرتے ہیں رسد کا نام دیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر 50 کلوگرام چینی 22 روپے فی کلوگرام کے حساب سے بیچنے کے لیے منڈی میں لائی جائے تو چینی کی یہ مقدار رسد کہلائے گی۔

سادہ الفاظ میں رسد سے مراد

"کسی شے کی وہ مقدار جو ایک خاص عرصہ میں خاص قیمت پر منڈی میں فروخت کے لیے لائی جاتی ہے۔"

رسد کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے درج ذیل نکات کو ذہن میں رکھنا ضروری ہے۔

(i) کسی شے کی رسد ہمیشہ ایک خاص قیمت کے ساتھ منسلک ہوتی ہے۔ قیمت کے بغیر رسد کا صحیح اندازہ لگانا مشکل ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر قیمت کا ذکر کیے بغیر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آجر کتنی چینی بیچنے کو تیار ہیں۔ اس لیے چینی کی رسد کا صحیح اندازہ لگانے کیلئے ضروری ہے کہ بتایا جائے کہ قیمت بڑھنے پر چینی کی رسد بڑھ جاتی ہے اور اس کے برعکس کم قیمت پر رسد گھٹ جاتی ہے۔

(ii) کسی شے کی رسد ہمیشہ عرصہ وقت کے لحاظ سے متعین ہوتی ہے۔ مثلاً پچھلے ہفتہ چینی کی قیمت 22 روپے فی کلوگرام تھی اور اس ہفتے چینی کی قیمت 23 روپے فی کلوگرام طے کی گئی ہے۔

(iii) کسی شے کی قیمت اور رسد میں براہ راست تعلق پایا جاتا ہے یعنی جب کسی شے کی قیمت بڑھتی ہے تو اس شے کی رسد بھی بڑھ جاتی ہے اور قیمت کم ہونے پر شے کی رسد بھی کم کر دی جاتی ہے۔

(iv) ایسی قیمت جس سے کم قیمت پر فروخت کرنے والے اشیا کو بیچنے سے انکار کر دیں اسے محفوظ قیمت (Reserve Price) کہتے ہیں۔

5.1 ذخیرہ اور رسد (Stock and Supply)

ذخیرہ (Stock) سے مراد کسی شے کی کل پیداوار کا وہ حصہ ہے جو تاجر یا فروخت کار اپنے گوداموں، دوکانوں یا کارخانوں میں فروخت کے لیے ایک خاص عرصہ کیلئے رکھ چھوڑتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر کسی تاجر کے پاس 500 کلوگرام چینی گودام میں

موجود ہے اور اسے بیچنے کیلئے منڈی میں نہیں لایا تو چینی کی یہ مقدار ذخیرہ کہلائے گی۔ جبکہ معاشی اصطلاح میں رسد سے مراد کسی شے کی وہ مقدار ہے جو خاص قیمت پر خاص عرصہ میں فروخت کیلئے منڈی میں لائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر 200 کلوگرام چینی 20 روپے فی کلوگرام کے حساب سے بیچنے کے لیے منڈی میں لائی جاتی ہے تو چینی کی یہ مقدار رسد کہلائے گی۔ لہٰذا کسی شے کی رسد ہمیشہ قیمت کے ساتھ منسلک ہوتی ہے جبکہ ذخیرہ کا اندازہ لگانے کیلئے قیمت کا ذکر ضروری نہیں ہوتا۔

رسد کی اقسام (Kinds of Supply)

رسد کی درج ذیل تین اقسام ہیں۔

(i) بازاری رسد (Market Period Supply)

کسی شے کی وہ مقدار جو منڈی میں ایک خاص قیمت پر ایک خاص عرصہ کیلئے فروخت کے لیے دستیاب ہو بازاری رسد کہلاتی ہے۔ بازاری رسد کی صورت میں شے کی قیمت میں اضافہ کے باوجود رسد کو بڑھایا نہیں جاسکتا کیونکہ شے کی رسد کو بڑھانے کیلئے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر 200 کلوگرام مچھلی منڈی میں لائی جاتی ہے تو قیمت بڑھ جانے کے باوجود مچھلی کی رسد کو فوری بڑھانا مشکل ہوتا ہے۔ کیونکہ مچھلی کی زائد مقدار کو منڈی میں مہیا کرنے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔

(ii) قلیل عرصہ کی رسد (Short Period Supply)

قلیل عرصہ کی رسد کو شے کی طلب کے تقاضوں کے مطابق پورا کرنے کیلئے ایک خاص حد تک زیادہ یا کم کیا جاسکتا ہے۔ ایسے کاروبار جو قلیل عرصہ کیلئے پیداواری عمل میں اترتے ہیں مثلاً برف بنانے کے کارخانے، آئس کریم بنانے والی فیکٹریاں وغیرہ۔ اگر برف اور آئس کریم کی قیمتیں وقتی طور پر بڑھ جائیں تو مذکورہ کارخانے اور فیکٹریاں اپنے پیدائش عمل کو تیز کرکے پیداوار کو بڑھا سکتے ہیں۔ اسی طرح قیمت کم ہونے پر رسد کو کم کرسکتے ہیں۔

(iii) طویل عرصہ کی رسد (Long Period Supply)

جب کسی شے کی رسد طویل عرصہ تک مستقل نوعیت کی حامل ہو اور قیمت بڑھنے کے باوجود شے کی طلب میں اضافہ مستقل نوعیت کا ہو تو ایسے میں زائد طلب کو مدنظر رکھتے ہوئے آجر اسی صنعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کے لیے کوششیں شروع کردیتے ہیں تاکہ وہ غیر معمولی منافع کما سکیں۔ مذکورہ صنعتوں کا عرصہ اتنا طویل ہوتا ہے کہ اس عرصہ میں کئی نئے صنعت کار بھی غیر معمولی منافع کے حصول کے لیے اسی صنعت کو اختیار کرلیتے ہیں۔ یاد رہے ایک خاص عرصہ کے بعد بہت زیادہ صنعتیں کھلنے کے باعث شے کی رسد میں بے تحاشا اضافہ سے قیمت اپنے معمول پر واپس آجاتی ہے۔ اس طرح طویل عرصہ میں رسد کو طلب کے مطابق آسانی سے کم وبیش کیا جاسکتا ہے۔

5.2 قانون رسد (Law of Supply)

قانون رسد معاشیات کا ایک اہم اصول ہے۔ جس کا تعلق براہ راست اشیا کو فروخت کرنے والوں سے ہوتا ہے۔ اس لیے

اشیا کو بیچنے والے اپنے منافع کو مدنظر رکھتے ہوئے شے کی زیادہ مقدار کو زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں اور قیمت کم ہونے پر شے کی رسد کو کم کر دیتے ہیں۔ شے کی قیمت اور رسد کے درمیان اسی رجحان کا نام قانون رسد ہے۔

لہٰذا قانون رسد سے مراد

"باقی حالات بدستور رہتے ہوئے جب کسی شے کی قیمت بڑھتی ہے تو اس شے کی رسد بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کے برعکس شے کی قیمت کم ہونے پر رسد بھی کم ہو جاتی ہے"۔

قانون رسد کی رو سے ایک تاجر کا مقصد زیادہ سے زیادہ منافع کمانا ہوتا ہے۔ جبکہ قیمت اور رسد کے درمیان مثبت تعلق پایا جاتا ہے۔ جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ شے کی جتنی قیمت زیادہ ہوگی اتنا ہی منافع زیادہ ہوگا۔ اسی لیے شے فروخت کرنے والے غیر معمولی منافع کے حصول کے لیے پیداوار کا پیمانہ بھی بڑھا دیتے ہیں اور قیمت کم ہونے کی صورت میں شے کی رسد روک دیتے ہیں۔

قانون رسد کی گوشوارہ اور ڈائیگرام سے وضاحت

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار رسد (کلوگرام)
5	10
10	20
15	30
20	40
25	50

گوشوارہ میں چینی کی قیمت اور مقدار رسد دکھائی گئی ہے۔ گوشوارہ سے ظاہر ہے کہ چینی کی قیمت میں بتدریج اضافہ سے مقدار رسد میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ قیمت اور رسد میں تکثیری رشتہ پایا جاتا ہے۔

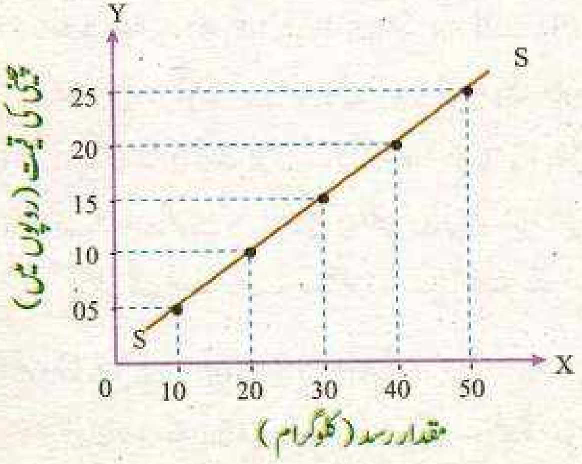

ڈائیگرام میں x محور کے ساتھ چینی کی مقدار رسد اور y محور کے ساتھ چینی کی قیمت ظاہر کی گئی ہے۔ ڈائیگرام سے واضح ہے کہ جب چینی کی قیمت 5 روپے فی کلوگرام سے بڑھ کر 25 روپے فی کلوگرام تک پہنچتی ہے تو رسد بھی 10 کلوگرام سے بڑھ کر 50 کلوگرام تک ہو جاتی ہے۔ اسی طرح قیمت اور رسد کی مقداروں کو ملانے سے SS خط حاصل ہوتا ہے جسے خطِ رسد کہتے ہیں۔ اس خط کا رجحان تکثیری نوعیت کا ہے اور یہ بائیں سے دائیں اوپر کی جانب اٹھتا ہے۔

منڈی کی رسد کا گوشوارہ (Market Supply Schedule)

جب کسی شے کی مختلف قیمتوں پر تمام فروختکاروں کی مجموعی رسد کو گوشوارہ کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے تو اسے منڈی کی رسد کا گوشوارہ کہتے ہیں۔

چینی کی قیمت (روپوں میں)	چینی کی انفرادی رسد (کلوگرام)			منڈی کی رسد (کلوگرام)
	A فروخت کار	B فروخت کار	C فروخت کار	
5	10	20	30	60
10	20	30	40	90
15	30	40	50	120
20	40	50	60	150
25	50	60	70	180

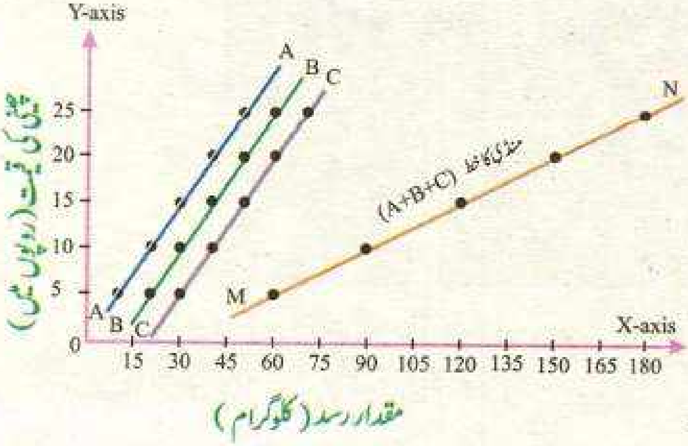

ڈائیگرام میں AA، BB اور CC انفرادی رسد کے خطوط ہیں جو قیمت اور رسد کے باہمی ملاپ سے اخذ کیے گئے ہیں۔ جبکہ MN خط منڈی کی رسد کا خط ہے جو تینوں فروخت کاروں کی مجموعی رسد کو ظاہر کرتا ہے۔ منڈی کے خط رسد کا رجحان بھی قانون رسد کی طرح مثبت اور تکثیری رجحان کو ظاہر کرتا ہے کہ قیمتوں میں اضافہ سے مقدار رسد میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔

خط رسد کا رجحان (Trend of Supply Curve)

خط رسد مثبت رجحان کے باعث بائیں سے دائیں اوپر کی طرف اٹھتا ہے۔ جس کی درج ذیل وجوہات ہیں۔

(i) جب کسی شے کی قیمت بڑھتی ہے تو فروخت کنندگان زیادہ منافع کمانے کی خاطر شے کی رسد بھی بڑھا دیتے ہیں۔

(ii) جب فروخت کرنے والے منافع کی غرض سے زیادہ اشیا منڈی میں فروخت کے لیے لاتے ہیں تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ مستقبل میں قیمت کم ہونے کے خطرے سے بچنے کے لیے جلدی جلدی اشیا فروخت کر دیں۔ اس لیے رسد بڑھ جاتی ہے۔

مفروضات (Assumptions)

قانون رسد کے درج ذیل مفروضات ہیں جن کے بغیر قانون رسد صحیح ثابت نہیں ہوتا۔

(i) مصارف پیدائش اور ٹیکنالوجی (Cost of Production and Technology)

قانون رسد اسی وقت لاگو ہوتا ہے جب اشیا پیدا کرنے کے مصارف پیدائش اور ٹیکنالوجی میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہو۔ کیونکہ اگر مصارف پیدائش کم اور ٹیکنالوجی میں بہتری پیدا ہوجائے تو اشیا کی رسد کم قیمت پر بھی زیادہ مہیا کی جاسکتی ہے جبکہ مصارف پیدائش میں اضافہ اور ٹیکنالوجی کا فقدان رسد میں کمی کا باعث بنتا ہے حالانکہ اشیا کی قیمتیں جوں کی توں رہتی ہیں۔

(ii) خام مال کی لاگت (Cost of Raw Material)

خام مال سستا ہوجائے تو اشیا کی پیدائش کے مصارف کم ہوجاتے ہیں اور فروخت کنندگان پہلی ہی قیمت پر زیادہ اشیا بیچنے کو تیار ہوجاتے ہیں کیونکہ خام مال سستا ہونے سے پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ جبکہ اس کے برعکس خام مال مہنگا ہونے پر مصارف پیدائش بڑھ جاتے ہیں اور اشیا کی رسد کم ہوجاتی ہے حالانکہ قیمت جوں کی توں رہتی ہے۔

(iii) اشیا کی غیر یقینی قیمتیں (Uncertain Prices of Goods)

اشیا کی غیر یقینی قیمتوں کا امکان بھی قانون کی درستگی کو متاثر کرتا ہے کیونکہ اگر فروخت کنندگان کو مستقبل قریب میں اشیا کی قیمتیں بہت زیادہ کم ہونے کا امکان نظر آتا ہوتو ایسے حالات میں اگر قیمت کم بھی ہوجائے وہ زیادہ نقصان سے بچنے کیلئے اشیا کی رسد بڑھا دیتے ہیں اور قیمتوں کے بڑھنے کے امکانات کے پیش نظر قیمت زیادہ ہونے کے باوجود اشیا کی رسد نہیں بڑھاتے تاکہ وہ مستقبل میں زیادہ فائدہ حاصل کرسکیں۔

(iv) عاملین پیدائش کی قیمتیں (Prices of Factors of Production)

عام طور پر اشیا کی رسد میں کمی عاملین پیدائش کی قیمتوں میں اضافہ کے باعث ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسے میں آجرین کیلئے منافع کا محرک کم ہوجاتا ہے اور وہ اشیا کو فروخت کرنے کا ارادہ چھوڑ دیتے ہیں اور اگر عاملین پیدائش کی قیمتوں میں کمی واقع ہوجائے تو اشیا کی رسد میں اضافہ ہوجاتا ہے کیونکہ ایسے میں آجرین کا منافع بڑھ جاتا ہے۔

(v) حکومتی پابندیاں (Government Restrictions)

بعض حالات میں حکومت کچھ اشیا کی نقل وحرکت پر پابندی عائد کردیتی ہے۔ اس لیے قیمت بڑھ جانے کے باوجود اشیا کی رسد بڑھائی نہیں جاسکتی اور قانون رسد غلط ثابت ہوجاتا ہے۔ اس لیے فرض کرلیا جاتا ہے کہ حکومت اشیا کی نقل وحرکت پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتی۔

(vi) متبادل اشیا کی قیمتیں (Prices of Substitutes)

قانون کو درست ثابت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ متبادل اشیا کی قیمتیں نہ بدلیں کیونکہ متبادل اشیا (مثلاً چائے اور کافی، گندم اور چاول وغیرہ) کی قیمتوں میں کمی آنے سے ان اشیا کی رسد بڑھانی پڑتی ہے جو قانون رسد کے اصول کے خلاف ہے اور

اس کے برعکس متبادل اشیا کی قیمتیں بڑھنے سے ان کی رسد کم ہوجاتی ہے۔

مستثنیات (Limitations)

درج ذیل حالات میں قانون رسد لاگو نہیں ہوتا۔

(i) خطرات اور سیاسی عدم استحکام (Dangers and Political Instability)

ناگہانی مسائل اور خطرات مثلاً جنگ، سیلاب، بدامنی اور ملک میں مسلسل سیاسی عدم استحکام کے حالات میں فروخت کنندگان اپنی اشیا کم قیمت پر بھی بیچنے پر مجبور ہوتے ہیں کیونکہ انہیں ایسے حالات میں جان و مال کا خطرہ اور اشیا ضائع ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔

(ii) فوری نقل مکانی (Immediate Transfer)

بسا اوقات ملازمت یا کاروبار کے سلسلہ میں لوگوں کو ایک جگہ چھوڑ کر دوسری جگہ جانا پڑتا ہے۔ان حالات میں فروخت کار اپنی اشیا سستے داموں فروخت کرنے پر تیار ہوتے ہیں اور قانون کا اطلاق رک جاتا ہے۔

(iii) موسمی حالات (Seasonal Conditions)

موسم کی تبدیلی کے ساتھ شے کی رسد براہ راست متاثر ہوتی ہے کیونکہ اگر موسم سرما، موسم گرما میں تبدیل ہونا شروع ہوجائے تو فروخت کنندگان گرم کپڑوں کی سیل لگا دیتے ہیں اور قیمت کی کمی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

5.3 خط رسد پر حرکت اور خط رسد کی منتقلی
(Movement along the Supply Curve and Shifts in Supply Curve)

قانون رسد کی رو سے قیمت اور رسد میں مثبت تعلق پایا جاتا ہے یعنی جب اشیا کی قیمتوں میں کمی بیشی ہوتی ہے تو مقدار رسد میں بھی اضافہ یا کمی واقع ہوجاتی ہے۔ قیمتوں اور مقدار رسد کے اسی رجحان کا نام رسد کا پھیلاؤ اور سکڑاؤ (Extension and Contraction) ہے۔ مثال کے طور پر اگر چینی کی قیمت 20روپے سے بڑھ کر 22 روپے فی کلوگرام ہوجائے تو مقدار رسد بھی 10 کلوگرام سے بڑھ کر 20 کلوگرام ہوجاتی ہے۔ اسے معاشیاتی اصطلاح میں رسد کا پھیلنا کہتے ہیں۔ اس کے برعکس قیمت میں کمی سے مقدار رسد بھی گرجاتی ہے۔ اسے رسد کا سکڑنا کہتے ہیں۔ پس مقدار رسد کے پھیلنے اور سکڑنے کی صورت میں خط رسد ایک ہی رہتا ہے اور خط پر ایک نقطہ سے دوسرے نقطہ پر حرکت کو(Movement along the supply curve) کا نام دیا جاتا ہے۔ اکثر مشاہدہ میں آتا ہے کہ قیمت میں تبدیلی کے بغیر ہی مقدار رسد میں اضافہ یا کمی واقع ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ دیگر حالات (مثلاً مصارف پیدائش۔ فیشن ۔ موسم کی تبدیلی وغیرہ) ہوتے ہیں۔ انہیں رسد کے تغیرات (Changes in Supply) کہا جاتا ہے ۔ رسد کے تغیرات کی وجہ سے خط رسد اپنی جگہ چھوڑ کر اوپر یا نیچے حرکت کرنا شروع کردیتا ہے۔ اس لیے اسے خط رسد کی منتقلی (Shifts in supply curve) بھی کہتے ہیں۔ خط رسد کی منتقلی کی وجہ قیمت کی بجائے دیگر حالات ہوتے ہیں جن

کی وجہ سے مقدار رسد میں اضافہ کو رسد کا بڑھنا (Rise in supply) اور مقدار رسد میں کمی کو رسد کا گرنا (Fall in Supply) کہا جاتا ہے۔

رسد کا پھیلنا اور سکڑنا (Extension and Contraction in Supply)

چونکہ کسی شے کی قیمت اور رسد میں براہ راست تعلق پایا جاتا ہے اس لیے شے کی قیمت میں اضافہ کے ساتھ فروختکار شے کی رسد بڑھا دیتے ہیں جس کو معاشیاتی اصطلاح میں رسد کا پھیلنا کہتے ہیں۔ اس کے برعکس قیمت کم ہونے پر شے کی رسد میں کمی واقع ہوجاتی ہے اسے رسد کا سکڑنا کہتے ہیں۔ رسد کے پھیلنے اور سکڑنے کی صورت میں خط رسد ایک ہی جگہ قائم رہتا ہے۔ اس لیے فروخت کنندگان کا خط رسد ایک نقطہ سے دوسرے نقطہ پر حرکت کرتا رہتا ہے۔ جسے خط رسد پر حرکت (Movement along the supply curve) کا نام دیا جاتا ہے۔

خط رسد کے پھیلنے اور سکڑنے کا گوشوارہ اور ڈائیگرام

مقدار رسد (کلوگرام)	چینی کی قیمت (روپوں میں)
10	5
20	10
30	15
40	20
50	25

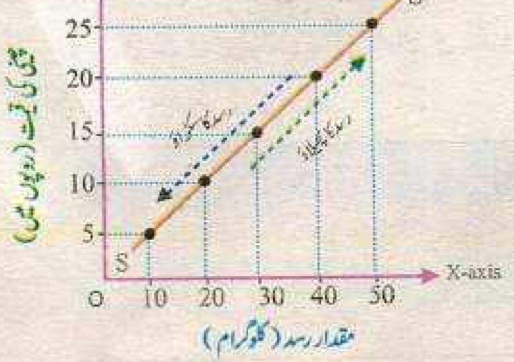

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ جب چینی کی قیمت بڑھتی ہے تو چینی کی رسد بھی بڑھ جاتی ہے جسے رسد کا پھیلنا کہتے ہیں۔ ڈائیگرام میں SS خط کے ساتھ اوپر اٹھتا ہوا تیر نما خط رسد کے پھیلاؤ کو ظاہر کر رہا ہے جو چینی کی قیمت میں اضافے کے باعث مقدار رسد کو بڑھتے ہوئے دکھا رہا ہے۔ اس کے برعکس نیچے کی طرف آتا ہوا تیر نما خط رسد کے سکڑاؤ کی نشاندہی کر رہا ہے۔

رسد کا چڑھنا اور گرنا (Rise and Fall in Supply)

(i) رسد کا چڑھنا (Rise in Supply)

جب کسی شے کی قیمت میں تبدیلی کے بغیر ہی شے کی رسد میں اضافہ دیگر عوامل کی وجہ سے ہو تو اسے رسد کا چڑھنا کہتے ہیں۔

گوشوارہ میں مختلف قیمتوں پر انڈوں کی رسد کو موسمی تبدیلی کے باعث بڑھتے ہوئے دکھایا گیا ہے جو اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ عام طور پر سردیوں میں انڈوں کی مانگ بڑھ جاتی ہے اس لیے پہلی ہی قیمت پر مقدار رسد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً موسم، فیشن وغیرہ کی وجہ سے۔

انڈوں کی قیمت (فی درجن)	مقدار رسد (گرمیوں میں)	مقدار رسد (سردیوں میں)
5	10	20
10	20	30
15	30	40

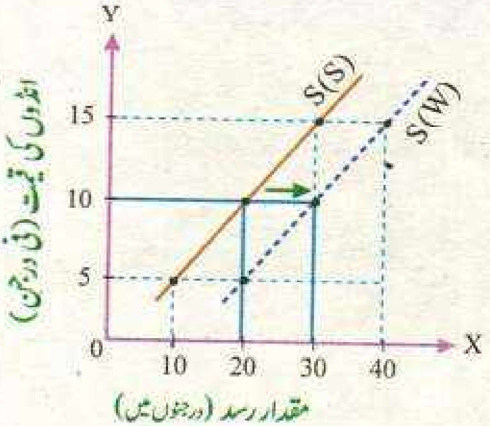

ڈائیگرام میں S(S) خط انڈوں کی گرمیوں میں رسد اور S(W) خط سردیوں میں رسد کو ظاہر کر رہا ہے۔ ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ ایک ہی قیمت (10 روپے فی درجن) پر گرمیوں میں انڈوں کی رسد 20 درجن ہے لیکن موسمی تبدیلی کے باعث سردیوں میں انڈوں کی رسد بڑھ کر 30 درجن ہو جاتی ہے اور خط رسد منتقل ہو کر S(S) سے S(W) کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اسے رسد کا چڑھنا کہتے ہیں۔

(ii) رسد کا گرنا (Fall in Supply)

جب کسی شے کی قیمت میں تبدیلی کے بغیر ہی شے کی رسد میں کمی دیگر عوامل کے باعث ہو تو اسے رسد کا گرنا کہتے ہیں جیسا کہ گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے۔

انڈوں کی قیمت (فی درجن)	مقدار رسد (سردیوں میں)	مقدار رسد (گرمیوں میں)
5	20	10
10	30	20
15	40	30

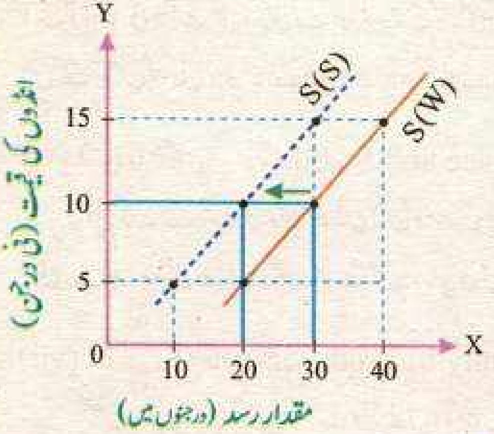

ڈائیگرام میں S(S) خط انڈوں کی گرمیوں میں رسد اور S(W) خط سردیوں میں رسد کو ظاہر کر رہا ہے۔ ڈائیگرام سے واضح ہے کہ ایک ہی قیمت (10 روپے فی درجن) پر انڈوں کی رسد 30 درجن سے گھٹ کر 20 درجن ہوجاتی ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ گرمیوں میں لوگ انڈوں کی مانگ گھٹادیتے ہیں اور خط رسد S(W) سے منتقل ہوکر S(S) پر چلا جاتا ہے جو مقدار رسد میں کمی کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لیے اسے رسد کا گھٹنا کہتے ہیں۔

رسد میں تغیرات کے اسباب (Causes of Changes in Supply)

درج ذیل عوامل رسد میں تغیرات کا سبب بنتے ہیں۔

(i) مصارف پیدائش میں تبدیلی (Change in Cost of Production)

جب کسی شے کو پیدا کرنے کے دوران مصارف پیدائش بڑھ جائیں تو شے کی رسد کم ہوجاتی ہے جبکہ مصارف پیدائش میں کمی کے باعث شے کی رسد بڑھ جاتی ہے کیونکہ مصارف پیدائش بڑھنے کے باعث آجرین کا منافع کم ہوجاتا ہے اور مصارف پیدائش کم ہونے پر آجرین کا منافع بڑھ جاتا ہے اور وہ پہلی ہی قیمت پر زیادہ مقدار فروخت کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔

(ii) ٹیکنالوجی میں تبدیلی (Change in Technology)

اگر اشیا پیدا کرنے کے بہتر طریقے دستیاب ہوں اور ٹیکنالوجی کا بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکے تو ٹیکنالوجی کی بدولت آجرین اشیا کو کم لاگت پر پیدا کرکے پہلے سے زیادہ شے کی مقدار فروخت کرنے پر تیار ہوتے ہیں اور اگر ٹیکنالوجی دستیاب نہ ہو تو فروخت کنندگان اشیا کی رسد کم کردیتے ہیں کیونکہ ٹیکنالوجی کی عدم موجودگی کی وجہ سے اشیا کی پیدائش پر زیادہ مصارف اٹھتے ہیں۔

(iii) نقل وحمل کے مصارف (Transportation Costs)

اگر اشیا کی نقل وحمل پر اُٹھنے والے اخراجات کم ہوجائیں تو اشیا کی رسد بڑھ جاتی ہے اور اگر نقل وحمل مہنگے دستیاب ہوں تو اشیا کی رسد کم ہوجاتی ہے کیونکہ فروخت کنندگان کا منافع کم ہوجاتا ہے۔

(iv) موسمی حالات (Seasonal Conditions)

موسمی تبدیلی بھی رسد میں تبدیلی کا باعث بنتی ہے کیونکہ اگر موسم انتہائی سرد ہو تو گرم کپڑوں کی رسد میں بھی تیزی سے اضافہ ہوجاتا ہے اور گرم موسم میں گرم کپڑوں کی رسد انتہائی کم ہوجاتی ہے۔

(v) حکومت کی پالیسیاں (Government Policies)

حکومت کی معاشی پالیسیوں کا بھی اشیا کی رسد پر گہرا اثر پڑتا ہے کیونکہ اگر خام مال کی درآمد پر حکومت محصول کی شرح کم کر

دے تو اشیا کی لاگت کم ہو جاتی ہے اور فروخت کنندگان کم قیمت پر بھی زیادہ مقدار میں اشیا فروخت کرنے پر تیار ہوتے ہیں اور اس کے برعکس محصول بڑھ جانے پر لاگت بڑھ جاتی ہے اور اشیا کی رسد کم ہو جاتی ہے۔

(vi) امن و استحکام (Peace and Stability)

اگر ملک کے اندرونی حالات میں امن و سلامتی کی فضا قائم ہو تو سرمایہ کار زیادہ سرمایہ کاری کرتے ہیں اور اشیا کی رسد بڑھ جاتی ہے جبکہ بدامنی اور ناسازگار حالات میں سرمایہ کاری کم ہو جاتی ہے اور اشیا کی رسد پر منفی اثر پڑتا ہے۔

(vii) آجروں کا اتحاد (Unity of Producers)

بعض اوقات اشیا کو پیدا کرنے والے زیادہ منافع کمانے کی غرض سے قیمت کے بارے میں اتحاد قائم کر لیتے ہیں اور اشیا کی رسد کم کر دیتے ہیں تاکہ اشیا کی قیمتیں کم نہ ہونے پائیں اور وہ مستقبل میں زیادہ قیمت وصول کر سکیں۔

(viii) تکمیلی اشیا کی رسد (Supply of Complementary Goods)

کچھ اشیا ایک ساتھ ہی پیدا ہوتی ہیں۔ جیسے گوشت اور کھال، گندم اور بھوسا وغیرہ۔ اس لیے جب کسی ایک شے کی قیمت بڑھتی ہے تو دوسری شے کی رسد بھی بڑھ جاتی ہے۔

(ix) فروخت کنندگان کی تعداد (Number of Sellers)

اگر کسی شے کو پیدا کرنے والے فروخت کنندگان تعداد میں بڑھ جائیں تو یقیناً اشیا کی رسد بڑھ جائے گی اور اگر اشیا پیدا کرنے والے آجرین کم ہوں تو اشیا کی رسد بھی کم رہے گی۔

5.4 رسد کی لچک (Elasticity of Supply)

قانون رسد کے مطابق کسی شے کی قیمت اور رسد میں براہ راست یا مثبت تعلق پایا جاتا ہے۔ یعنی شے کی قیمت بڑھنے سے رسد بڑھ جاتی ہے اور قیمت کم ہونے پر رسد کم ہو جاتی ہے۔ لیکن قیمت میں کمی یا بیشی سے رسد میں کتنا اضافہ یا کمی واقع ہوتی ہے اس کا تعین کرنا خاصا مشکل کام ہے۔ کیونکہ بسا اوقات قیمت میں معمولی کمی یا بیشی سے رسد یا تو بہت زیادہ ہو جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے یا پھر بڑا معمولی اثر پڑتا ہے۔ رسد میں یہ کمی یا بیشی شے کی ایک خاص صفت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جسے رسد کی لچک کا نام دیا جاتا ہے۔

لہٰذا قیمت میں تبدیلی کے باعث رسد میں رونما ہونے والی تبدیلی کے اثر کو رسد کی لچک کہا جاتا ہے۔

بالفاظ دیگر رسد کی لچک سے مراد وہ شرح لی جاتی ہے جس پر قیمت میں کمی یا بیشی سے رسد میں کمی یا بیشی رونما ہوتی ہے۔

"پس رسد کی لچک کسی شے کی قیمت میں تبدیلی کے باعث اس کی رسد میں پیدا ہونے والے ردعمل کی شرح یا نسبت کو ظاہر کرتی ہے۔"

رسد کی لچک کی دو اہم اقسام ہیں۔

(الف) زیادہ لچکدار رسد (More Elastic Supply)

جب کسی شے کی قیمت میں تبدیلی سے اس شے کی رسد میں نمایاں یا بڑی تبدیلی واقع ہوجائے تو یہ زیادہ لچکدار رسد کہلاتی ہے مثلاً تمام پائیدار اشیا (مثلاً فرنیچر، ٹی وی۔ ویڈیو۔ گھڑیاں وغیرہ) کی قیمتوں میں معمولی تبدیلی سے ان اشیا کی رسد میں کئی گنا تبدیلی واقع ہوجاتی ہے۔

(ب) کم لچکدار رسد (Less Elastic Supply)

جب کسی شے کی قیمت میں نمایاں تبدیلی سے اس شے کی رسد میں معمولی تبدیلی رونما ہوتو اسے کم لچکدار رسد کہتے ہیں۔ مثلاً تمام جلد خراب ہونے والی اشیا (مثلاً پھل۔ سبزی وغیرہ) کی قیمتوں میں نمایاں تبدیلی کے باوجود رسد میں زیادہ تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔

رسد کی لچک کی پیائش (Measurement of Elasticity of Supply)

چونکہ رسد کی لچک ایک اصطلاحی صفت کا نام ہے۔ اس لیے ہمارے پاس کوئی ایسا آلہ یا ترازو نہیں جس کی مدد سے شے کی قیمت میں تبدیلی سے رونما ہونے والی رسد میں تبدیلی کو ناپا جاسکے۔ اس لیے الفرڈ مارشل کے اکائی کے پیانے کو معیار مانتے ہوئے درج ذیل طریقوں سے رسد کی لچک کی پیائش کی جاسکتی ہے۔

(i) رسد کی لچک اکائی کے برابر (Elasticity of Supply =1)

جب شے کی رسد میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کے تناسب سے ہوتو رسد کی لچک اکائی کے برابر ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر قیمت میں 100 فی صد اضافے سے رسد میں 100 فی صد اضافہ ہوجائے تو رسد کی لچک اکائی کے برابر ہوگی۔

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار رسد (کلوگرام)	مقدار میں فی صد تبدیلی	قیمت میں فی صد تبدیلی
5	50		
10	100	100	100

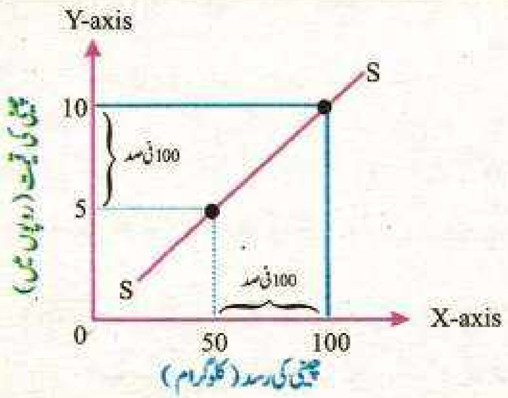

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ چینی کی قیمت میں کمی یا بیشی کے تناسب سے مقدار رسد میں کمی یا اضافہ ہوتا ہے۔ قیمت اور رسد کے درمیان پیدا ہونے والے رشتہ کو رسد کی لچک کے فارمولے سے بھی واضح کیا جاسکتا ہے۔

رسد کی لچک= $\frac{\text{شے کی رسد میں فی صد تبدیلی}}{\text{شے کی قیمت میں فی صد تبدیلی}} = \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q}$

گوشوارہ میں $\Delta Q = 100-50 = 50 \quad , \quad \Delta P = 10 - 5 = 5, Q = 50, P = 5$

قدروں کو فارمولہ میں درج کرنے سے

رسد کی لچک $= \frac{P}{Q} \times \frac{\Delta Q}{\Delta P} = \frac{5}{50} \times \frac{50}{5} = 1$

پس ثابت ہوا رسد کی لچک اکائی کے برابر ہے یعنی (Es =1)

(ii) رسد کی لچک اکائی سے زیادہ (Elasticity of Supply > 1)

جب شے کی رسد میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کے تناسب سے زیادہ ہو تو رسد کی لچک اکائی سے زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی قیمت میں 100 فی صد اضافے سے رسد میں 200 فی صد اضافہ ہو جائے تو رسد کی لچک اکائی سے زیادہ ہو گی۔

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار رسد (کلوگرام)	مقدار میں فی صد تبدیلی	قیمت میں فی صد تبدیلی
5	50		
10	150	200	100

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ رسد میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی سے کہیں زیادہ ہے۔ اس لیے رسد کی لچک اکائی سے زیادہ ہے۔ جس کی تصدیق گوشوارہ میں درج قدروں کو فارمولے میں رکھنے سے ہو جاتی ہے۔

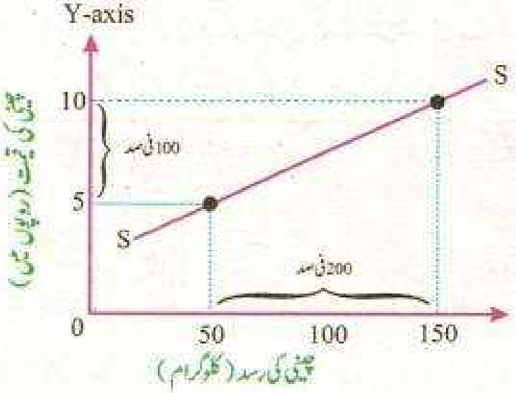

گوشوارہ میں

$\Delta Q = 150-50 = 100, \ Q = 50, P = 5$

$\Delta P = 10 - 5 = 5$

قدروں کو فارمولہ میں درج کرنے سے

رسد کی لچک $= \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q} = \frac{100}{5} \times \frac{5}{50} = 2$

پس ثابت ہوا کہ رسد کی لچک اکائی سے زیادہ ہے یعنی (Es>1)

(iii) رسد کی لچک اکائی سے کم (Elasticity of Supply < 1)

جب شے کی رسد میں تبدیلی قیمت میں تبدیلی کی شرح سے کم ہو تو رسد کی لچک اکائی سے کم ہوتی ہے۔ یعنی قیمت میں

100فی صد کمی یا بیشی سے رسد 50فی صد کم یا زیادہ ہوجاتی ہے۔اس طرح رسد کی لچک اکائی سے کم ہوگی۔

چینی کی قیمت (روپوں میں)	مقدار رسد (کلوگرام)	مقدار میں فی صد تبدیلی	قیمت میں فی صد تبدیلی
5	50		
10	75	50	100

گوشوارہ اور ڈائیگرام سے ظاہر ہے کہ رسد میں اضافہ اور کمی شے کی قیمت میں اضافہ یا کمی کے مقابلے میں کم ہوا ہے۔ اس لیے رسد کی لچک اکائی سے کم ہوگی۔ اس کی وضاحت درج ذیل رسد کے لچک کے فارمولے سے بھی کی جاسکتی ہے۔

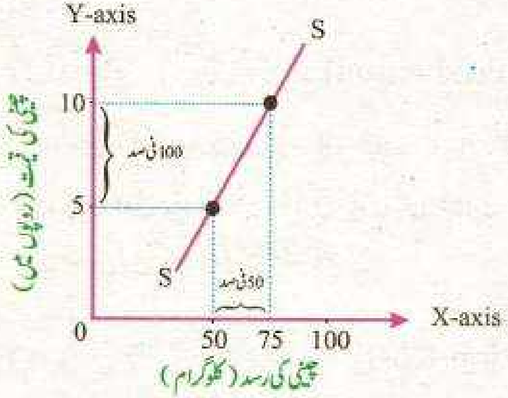

گوشوارہ میں $Q = 50, P = 5$ $\Delta Q = 75\text{-}50 = 25$

$\Delta P = 10 - 5 = 5$

قدروں کے فارمولہ میں درج کرنے سے

$$\text{رسد کی لچک} = \frac{\Delta Q}{\Delta P} \times \frac{P}{Q} = \frac{25}{5} \times \frac{5}{50} = 0.5$$

پس ثابت ہوا رسد کی لچک اکائی سے کم ہے یعنی $(Es < 1)$

5.5 رسد کی لچک کو متاثر کرنے والے عوامل
(Factors Influencing the Elasticity of Supply)

درج ذیل عوامل رسد کی لچک کا تعین کرتے ہیں۔

(i) شے کی نوعیت (Nature of Commodity)

اگر اشیا ضیاع پذیر ہوں مثلاً دودھ۔گوشت۔پھل۔سبزی وغیرہ تو ایسی اشیا کی رسد کی لچک کم لچکدار ہوتی ہے کیونکہ یہ اشیا جلد ہی اپنی قدر کھونا شروع کر دیتی ہیں اور ذخیرہ نہیں کی جاسکتیں۔ اس لیے قیمت کو نظر انداز کرتے ہوئے ان کو فروخت کرنا پڑتا ہے۔جبکہ پائیدار اشیا مثلاً ٹی وی۔فرنیچر۔گاڑی۔سائیکل وغیرہ کی رسد کی لچک زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کو بغیر قدر کھوئے لمبے عرصہ تک ذخیرہ کیا جاسکتا ہے۔

(ii) رسد کی مدت (Period of Supply)

عرصہ قلیل میں کسی شے کی رسد کو بڑھانا یا گھٹانا ایک مشکل کام ہے کیونکہ عرصہ قلیل میں فرم کے پیداواری یونٹ کی صلاحیت کو اپنی خواہش کے مطابق بڑھایا نہیں جاسکتا کیونکہ پیداواری یونٹ کی صلاحیت محدود ہوتی ہے اس لیے رسد کم لچکدار ہوتی ہے۔ جبکہ عرصہ طویل میں وقت اور پیداواری صلاحیت کی کمی نہیں ہوتی اس لیے خواہش کے مطابق پیداوار بڑھا کر رسد کو لچکدار بنایا جاسکتا ہے۔

(iii) پیداوار کی تکنیکی نوعیت (Nature of Techniques of Production)

جن اشیا کو پیدا کرنے میں زیادہ مشکلات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور مصارف پیدائش بھی کم اٹھتے ہیں ان اشیا کی رسد ہمیشہ زیادہ لچکدار ہوتی ہے جبکہ جن اشیا کی تیاری میں مشکلات ہوں، فنی مہارت اور کثیر سرمایہ درکار ہو ان کی رسد ہمیشہ کم لچکدار ہوتی ہے۔ مثلاً ٹی وی۔ کار۔ ایئر کنڈیشنر وغیرہ۔

(iv) نقل و حمل کے اخراجات (Transportation Cost)

اگر اشیا کی نقل و حمل پر کم مصارف اٹھتے ہوں اور اشیا کم لاگت پر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جاسکتی ہوں تو اشیا کی رسد لچکدار ہوگی اور مہنگے نقل و حمل کی صورت میں اشیا کی رسد کم لچکدار ہوگی۔

(v) حکومتی پالیسیاں (Government Policies)

اگر حکومتی پالیسیاں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ہوں، ٹیکس کم ہوں تو اشیا کی رسد لچکدار ہوگی اور اگر حکومت ٹیکس بڑھادے یا درآمدات پر پابندیاں عائد کردے تو رسد کی لچک کم ہو جائے گی۔

(vi) قوانین مصارف (Laws of Costs)

اگر اشیا کی تیاری میں قانون تقلیل مصارف کا رجحان ہو تو مصارف پیدائش گر جاتے ہیں' پیداوار بڑھ جاتی ہے اور بغیر قیمت تبدیل کیے اشیا کی رسد زیادہ ہوجاتی ہے اور قانون تکثیر مصارف کی صورت میں مصارف پیدائش بڑھ جاتے ہیں اور اشیا کی رسد کم ہوجاتی ہے۔

(vii) آجرین کا اتحاد (Unity among Producers)

اگر آجرین آپس میں اتحاد کر کے کسی شے کی قیمت کو ایک خاص سطح سے کم نہ ہونے دیں تو یقیناً اشیا کی رسد کم لچکدار ہوگی اور اگر قیمت کو نظرانداز کریں تو اشیا کی رسد لچکدار ہوگی۔

5.6 رسد کی لچک کی عملی اہمیت (Practical Importance of Elasticity of Supply)

رسد کی لچک کا تصور درج ذیل معاشی معاملات میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

(i) جن اشیا کی رسد لچکدار ہوتی ہے ان کی طلب میں تبدیلی لاکر رسد کو کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے۔اس طرح طلب اور رسد میں توازن قائم رہتا ہے جس سے قیمت مستحکم رہتی ہے۔

(ii) جن اشیا کی رسد زیادہ لچکدار ہوتی ہے ان کا ذخیرہ کیا جاسکتا ہے مثلاً گندم ، کپڑا، چینی، وغیرہ ۔جبکہ کم لچکدار رسد والی اشیا مثلاً دودھ، گوشت، پھل وغیرہ کا ذخیرہ نہیں کیا جاسکتا۔ ان اشیا کو ذخیرہ کرنے یا نہ کرنے میں رسد کی لچک مدد دیتی ہے۔

(iii) رسد کی لچک ٹیکس عائد کرتے وقت بھی مددگار ثابت ہوتی ہے کیونکہ لچکدار اشیا پر عائد کردہ ٹیکس طلب کو زیادہ متاثر نہیں کرتا کیونکہ یہ ٹیکس آسانی سے صارفین کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں۔

(iv) حکومت ملک کے اندرونی معاملات مثلاً زرعی و صنعتی اشیا کی پیداوار۔ ان کی قیمتیں اور پیدا کرنے والوں کی آمدنیوں میں استحکام قائم رکھنے کیلئے اشیا کی رسد کی لچک کو پیش نظر رکھتی ہے۔

5.7 تفاعل رسد اور رسد کی تفاعلی مساوات
(Supply Function and Functional Equation of Supply)

قانون رسد کی رو سے کسی شے کی قیمت اور رسد میں براہ راست تعلق پایا جاتا ہے جس کی بنا پر قیمت میں اضافہ یا کمی رسد میں اضافہ یا کمی کا سبب بنتی ہے۔ اس لیے رسد کو قیمت کا تفاعل کہتے ہیں۔ بعض اوقات شے کی رسد میں تبدیلی قیمت کی بجائے دیگر عوامل (مثلاً خام مال کی قیمت، ٹیکنالوجی، مصارف پیدائش وغیرہ) کے باعث واقع ہوتی ہے۔ رسد اور قیمت کے اسی باہمی تعلق کو ایک مساوات کے ذریعے ظاہر کیا جاسکتا ہے۔ اسے رسد کی تفاعلی مساوات کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک خاص عرصہ وقت میں شے کی رسد Qs میں تبدیلی درج ذیل عوامل کے باعث رونما ہوتی ہے۔

(i) شے کی قیمت (P)
(ii) خام مال کی قیمت (R)
(iii) ٹیکنالوجی (T)
(iv) مصارف پیدائش (C)
(v) دیگر عوامل (Z)

درج بالا عوامل کی رمزی علامتوں کو استعمال کرتے ہوئے تفاعل رسد کو درج ذیل طریقہ سے لکھا جاسکتا ہے۔

$$Q_S = f(P, R, T, C, Z)$$

درج بالا تفاعلی مساوات سے مراد ہے کہ شے کے لیے رسد ان تمام عوامل کا تفاعل ہے اور رسد میں تبدیلی ان تمام عوامل کے باعث رونما ہوسکتی ہے۔ لیکن ان تمام عوامل میں سب سے اہم شے کی قیمت (P) ہے کیونکہ عموماً شے کی رسد کو قیمت ہی متعین کرتی ہے۔ اس لیے ماہرین معاشیات بحث کو مختصر کرنے اور رسد کے رجحان کو موثر بنانے کیلئے قیمت کے علاوہ تمام عوامل کو معین فرض کرتے ہوئے رسد کی تفاعلی مساوات کو یوں ترتیب دیتے ہیں۔

$$Q_S = f(P)$$

مذکورہ بالا مساوات کو سادہ شکل میں یوں بھی لکھا جاسکتا ہے۔

$$Q_S = a + b\,P$$

مساوات میں a اور b مستقل مقداریں ہیں۔ جبکہ P کا عددی سر b ہمیشہ خط رسد کے مثبت جھکاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ اس لیے رسد کی مساوات میں قیمت (P) ہمیشہ مثبت (+) نشان کی حامل ہوتی ہے۔

اگر مستقل مقداریں $a = 15$ اور $b = 1$ کے برابر رکھی جائیں تو رسد کی مساوات درج ذیل طریقہ سے لکھی جاتی ہے۔

$$Q_S = 15 + P$$

پس $Q_S = 15 + P$ تفاعل رسد کی مساوات ہے۔

رسد کی مساوات کا گراف (Graph of Supply Equation)

اگر رسد کی مساوات $Q_S = 15 + P$ دی گئی ہو تو اس مساوات کا گراف بنانے کیلئے P کی فرضی قدریں لے کر مطلوبہ گراف بنایا جاسکتا ہے۔ چونکہ قیمت (P) آزاد متغیر ہے۔ اس لیے قیمت (P) کیلئے درج ذیل فرضی قدریں مساوات میں رکھ کر گراف بنایا جاسکتا ہے۔

فرض کریں۔ $P = 5, 10, 15, 20, 25$

P کی قدروں کو دی ہوئی مساوات میں باری باری درج کرنے سے درج ذیل رسد کا گوشوارہ تیار ہو جاتا ہے۔

P	5	10	15	20	25
Qs	20	25	30	35	40

جب $P = 5$ ہو تو

$Q_S = 15 + 1(P)$ ، $Q_S = 15 + 1(5) = 20$

اسی طرح Q_S کی باقی قدریں P کی قیمتیں درج کرنے سے حاصل ہو جاتی ہیں۔

گوشوارہ میں درج قیمت (P) اور مقدار رسد (Q_S) کی قدروں کو باہم ملانے سے رسد کی مساوات کا گراف SS بن جاتا ہے۔

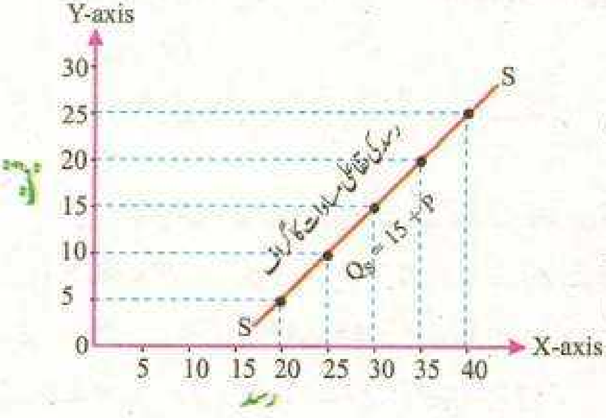

رسد کی مساوات کا اخذ کرنا (Derivation of Supply Equation)

رسد کا گوشوارہ

P	5	10	15	20	25
Qs	20	25	30	35	40

دیئے گئے رسد کے گوشوارے میں قیمت (P) اور مقدار رسد (Qs) کی قدروں کو مساوات اخذ کرنے والے فارمولے میں رکھ کر رسد کی مساوات اخذ کی جاسکتی ہے۔

رسد کی مساوات اخذ کرنے کا فارمولہ

$$Q-Q_1 = \frac{Q_2 - Q_1}{P_2 - P_1} \quad (P - P_1)$$

گوشوارہ میں پہلی دونوں قیمتوں اور مقدار رسد کو P_1 , P_2 اور Q_1 , Q_2 فرض کرکے ان کی قدروں کو فارمولے میں درج کرنے سے رسد کی مساوات حاصل کی جاسکتی ہے۔

یعنی اگر $P_1 = 5$, $P_2 = 10$, $Q_1 = 20$, $Q_2 = 25$

ہوتو

$$Q-20 = \frac{25-20}{10-5} (P-5)$$

$$Q - 20 = \frac{5}{5} \quad (P-5)$$ یا $$Q - 20 = P - 5$$

لہٰذا رسد کی مساوات $Q_S = 15+P$ ہوگی۔

مساوات کے درست ہونے کی پڑتال گوشوارہ میں درج (P) اور مقدار رسد (Qs) کی مختلف مقداروں کو مساوات میں درج کرنے سے ہوجائے گی۔

مشقی سوالات

سوال نمبر1: ہر سوال کے دیئے ہوئے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1- کسی شے کی وہ مقدار جو کسی خاص عرصہ وقت میں خاص قیمت پر منڈی میں فروخت کے لیے لائی جائے کہلاتی ہے۔

(الف) مقدار (ب) ذخیرہ (ج) طلب (د) رسد

2- جب شے کی قیمت میں تبدیلی کے بغیر ہی شے کی رسد بڑھ جائے تو اسے معاشی اصطلاح میں کہتے ہیں۔

(الف) رسد میں تبدیلی (ب) رسد کا پھیلنا (ج) رسد کا بڑھنا (د) رسد میں تغیرات

3- خط رسد کا جھکاؤ یا رجحان ہوتا ہے۔

(الف) افقی نوعیت کا (ب) عمودی نوعیت کا (ج) مثبت نوعیت کا (د) بیضوی نوعیت کا

4- درج ذیل میں سے کس صورت میں قانون رسد لاگو نہیں ہوتا؟

(الف) ٹیکنالوجی (ب) خام مال کی لاگت (ج) مصارف پیدائش (د) کاروباری نقل مکانی

5- خط رسد کی منتقلی کی وجہ ہوتی ہے۔

(الف) قیمت میں تبدیلی (ب) دیگر عوامل (ج) ٹیکس میں تبدیلی (د) طلب میں تبدیلی

6- جب کسی شے کی قیمت میں معمولی تبدیلی سے رسد میں نمایاں تبدیلی واقع ہو تو رسد کی لچک ہوتی ہے۔

(الف) اکائی سے زیادہ (ب) اکائی کے برابر (ج) اکائی سے کم (د) صفر کے برابر

7- درج ذیل میں سے کونسی مساوات تفاعل رسد کا اظہار ہے؟

(الف) Qs = 26-3p (ب) Qs = -3 - 3p (ج) -Qs = -p + 20 (د) Qs = 12 + 3p

8- ضیاع پذیر اشیا مثلاً دودھ، پھل، سبزی، مچھلی وغیرہ کی رسد کی لچک ہوتی ہے۔

(الف) زیادہ لچکدار (ب) متناسب لچکدار (ج) صفر لچکدار (د) کم لچکدار

9- فروخت کار کی قیمتِ محفوظ متعین کرتا ہے۔

(الف) خریدار (ب) صارف (ج) حکومت (د) آجر

10- قانون رسد کی رو سے قیمت اور رسد میں تعلق پایا جاتا ہے۔

(الف) معکوس (ب) الٹا (ج) بتکثیری (د) یکسانی

سوال نمبر2: درج ذیل جملوں میں دی گئی خالی جگہ پُر کیجیے۔

1- مشترک اشیا کی رسد ہمیشہ............ہوتی ہے۔

2- کسی شے کی رسد اور قیمت میں ....رشتہ پایا جاتا ہے۔

3- ....اشیا کی رسد کم لچکدار اور............اشیا کی رسد زیادہ لچکدار ہوتی ہے۔

4- خط رسد کا رجحان ہمیشہ .... سے .... ہوتا ہے۔

5- شے کی ایسی مقدار جسے منڈی میں فروخت کیلئے نہ لایا جاسکے .... کہلاتا ہے۔

6- تفاعل رسد میں قیمت p کے ساتھ .... کا نشان استعمال کیا جاتا ہے۔

7- قانون رسد کے .... سے مراد وہ عناصر ہیں جن کو بعض حالات میں معین فرض کیا جاتا ہے۔

8- کسی شے کی رسد اور .... میں فرق ہے۔

9- خطرات اور ناگہانی حالات میں قانون رسد کا اطلاق .... جاتا ہے۔

10- مکمل طور پر غیر لچکدار رسد والی اشیا کا خط رسد .... ہوتا ہے۔

سوال نمبر 3: کالم (الف) اور کالم (ب) میں دیئے گئے جملوں میں مطابقت پیدا کر کے درست جواب کالم (ج) میں لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
رسد کا پھیلنا اور سکڑنا	کم لچکدار	
خط رسد کی منتقلی	$Q_S = 15 + P$	
تفاعل رسد	فروخت کار سے ہوتا ہے	
ضیاع پذیر اشیا کی رسد	دیگر عوامل کے باعث	
رسد کا تعلق	تکثیری نوعیت کا	
خط رسد کا جھکاؤ	خط رسد کا مثبت رجحان	
رسد کی لچک	شرح تبدیلی	
تکمیلی رسد	ذخیرہ	
قیمت کے بغیر شے کی مقدار	$Q_S = 18 - 3p$	
	صارفین سے ہوتا ہے	
	عمودی نوعیت کا	
	گندم اور بھوسہ	

سوال نمبر 4: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں۔

1- رسد اور ذخیرہ میں کیا فرق ہے؟

2- خطوط رسد کا رجحان تکثیری نوعیت کا کیوں ہوتا ہے؟

3- قانون رسد کی کوئی تین مستثنیات بیان کیجئے؟

4- رسد کی لچک اکائی کے برابر زیادہ اور کم سے کیا مراد ہے؟

5- رسد کے پھیلنے اور بڑھنے میں کیا فرق ہے؟

سوال نمبر 5۔ درج ذیل سوالات کے جوابات تفصیل سے تحریر کیجئے۔

1- رسد سے کیا مراد ہے؟ رسد اور ذخیرہ میں کیا فرق ہے واضح کریں۔

2- قانون رسد کی وضاحت بذریعہ گوشوارہ اور ڈائیگرام کریں، نیز اس کے مفروضات اور مستثنیات پر بھی روشنی ڈالیں۔

3- رسد کے پھیلنے اور سکڑنے کی وضاحت گوشوارہ اور ڈائیگرام سے کریں۔

4- خط رسد میں منتقلی کی وجوہات بیان کریں۔

5- رسد کے چڑھنے اور گرنے کی وضاحت ڈائیگرام سے کریں۔

6- رسد کی لچک سے کیا مراد ہے۔ اس کی پیمائش کیونکر کی جاتی ہے؟

7- رسد کی لچک کو متاثر کرنے والے عوامل کا ذکر کریں۔

8- تفاعل رسد اور رسد کی تفاعلی مساوات کی وضاحت کیجئے۔

9- رسد کی مساوات ایک فرضی گوشوارے کی مدد سے اخذ کریں۔

10- درج ذیل تفاعلی مساوات سے رسد کا ڈائیگرام بنائیں۔

$$Qs = 15 + P$$